بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | جمعرات ۲۰ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ ۲۳ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش ۲۳ فروری ۱۹۸۴ء | نمبر ۴۵

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (العالی) مدظلہا کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع

(۲۲ فروری ۱۹۸۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متلی اور ضعف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں اِس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا خدا تعالیٰ کا وجود ثابت کر کے دکھلاؤں

تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو

"مَیں اِس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالمِ آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیحؑ نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا۔ اور جیسا کہ ضعفِ ایمان کا خاصہ ہے۔ یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے سو مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علتِ غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا۔ سو مَیں ان ہی باتوں کا مجدد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۲۹۳-۲۹۴)

● شیخ ناصر احمد شہید اوکاڑہ کی والدہ محترمہ کو گزشتہ ایک ہفتہ سے پیٹ کی تکلیف ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ گردے میں انفکشن ہے۔ احبابِ جماعت سے خاص دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ خاکسار کے والدین کا بابرکت سایہ ہمارے اور ناصر احمد صاحب شہید کے بیوی بچوں کے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

(محمد صفدر برادر اصغر ناصر احمد شہید c/o فضل محمد۔ طاہر احمد۔ صدر بازار۔ اوکاڑہ)

● والدم محترم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی صاحب واقفِ زندگی وکالت مال (ثانی) عرصہ دو تین ہفتہ سے بائیں ٹانگ میں درد سے صاحبِ فراش ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد سے جلد صحت کاملہ سے نوازے اور میرا دیارِ غیر میں ہر لحاظ سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین (حنیف احمد محمود شاہد مبلغ اسلام "تو" مستن سیرالیون)

(باقی صفحہ ۵ پر)

نائیجیریا کے وزیر دفاع اور وزیر اطلاعات کو اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا:

لان ٹینس کے چودہ ممالک کے کھلاڑیوں کو جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی تقسیم

نائیجیریا کے شہر بینن سے مکرم حمید احمد صاحب ظفر مرکزی مبلغ اطلاع دیتے ہیں کہ:-

نائیجیریا کے وزیر اطلاعات اور وزیر دفاع کو جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا اس موقعہ پر دونوں وزراء صاحبان نے جماعت کے نمائندوں سے قرآن کریم باترجمہ کا بھی مطالبہ کیا۔ وزیر دفاع کے بھائی الحاج علینی آدم صاحب جو ہاؤسا لوگون کے چیف ہیں اور ایک کمپنی کے ڈائریکٹر ہیں۔ انہیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" دی گئی۔

ہمارے مبلغ حمید احمد ظفر نے دو بار ان سے ملاقات کی تو دونوں دفعہ ان کو مسیح پاک علیہ السلام کی یہ تصنیف پڑھتے دیکھا۔

مکرم حمید احمد صاحب ظفر اطلاع دیتے ہیں کہ بینن میں چودہ ممالک کے ۴۸ کھلاڑیوں نے انٹرنیشنل لان ٹینس چیمپئن شپ میں حصہ لیا۔ جماعت کی طرف سے تمام کھلاڑیوں کو اسلامی لٹریچر دیا گیا۔ اس موقعہ پر لاؤڈ سپیکر پر جماعت احمدیہ کی جانب سے لٹریچر پیش کرنے کا ذکر کیا۔ بارہ سال سے یہ ٹورنامنٹ منعقد ہو رہا ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ کھلاڑیوں میں اسلام کے بارہ میں لٹریچر تقسیم کیا۔ منتظمین ٹورنامنٹ نے اس موقعہ پر کہا۔

یہ پہلا موقعہ ہے کہ کوئی مذہبی جماعت عملی طور پر نوجوانوں کی اصلاح کی خاطر سامنے آئی ہے انہوں نے کہا۔ اس کے باوجود کہ اکثر نوجوان عیسائی ہیں۔ پھر بھی اسلام سے متعلق یہ کتب وصول کرتے ہوئے ہم آپ کی اس کوشش اور جذبہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

سیرالیون کے زرعی میلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی انگریزی تقریر کی کیسٹ:

مکرم و محترم محمد صدیق صاحب گورداسپوری امیر و مبلغ انچارج سیرالیون اطلاع دیتے ہیں کہ سیرالیون کے مشرقی صوبہ کے ہیڈ کوارٹر کینیما (KENEMA) میں ہر سال ایک زراعتی میلہ لگتا ہے جس کا افتتاح پریذیڈنٹ سیرالیون کرتے ہیں۔ امسال یہ میلہ ۱۴ تا ۱۷ دسمبر منعقد ہوا۔ حسبِ سابق جماعت احمدیہ نے وہاں ایک سٹال لگایا۔

سٹال کو مختلف قسم کے تصاویر اور تصاویر سے سجایا گیا۔ جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں فقرات لکھے ہوئے تھے۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا جس پر لوکل معلمین اسلام اور احمدیت کے بارہ میں تقاریر کرتے رہے۔ حضور انور کی انگریزی کیسٹ سنانے کا بھی انتظام تھا جس سے لوگ محظوظ ہوئے۔ عربی جاننے والوں کے لئے عربی کیسٹ بھی سنائی گئی۔ احباب کے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔ ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ۷۰۰ سے زائد لیون کا لٹریچر فروخت کیا گیا۔ اس طرح ہزاروں افراد تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے بہتر اور مفید نتائج پیدا فرمائے (آمین)۔ (وکالت تبشیر)

جماعت احمدیہ کینیا کے نویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

کسوموں میں نئی جماعت کا قیام، کینیا میں مزید بیعتیں!

مکرم بشیر احمد صاحب اختر مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ:-

جماعت ہائے احمدیہ کینیا کا نواں جلسہ سالانہ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کو مغربی صوبہ کی جماعت SHIBINGA میں منعقد ہوا۔ صوبہ کی جماعتوں کے علاوہ نیروبی اور ممباسہ کے احباب نے بھی شرکت کی۔

اس جلسہ میں مستورات کے لئے علیحدہ انتظام تھا۔ علاقہ کے عیسائی اور غیر از جماعت احباب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے بہتر اور مفید نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

علاوہ ازیں مکرم بشیر احمد صاحب اختر نے یہ اطلاع بھی دی ہے کہ کینیا کے شہر کسوموں سے چند میل کے فاصلے پر ایک نئی جماعت حال ہی میں قائم ہوئی ہے۔ اس جماعت کے دورہ کے موقعہ پر مزید چار افراد نے بیعت کر کے سلسلہ میں شمولیت اختیار فرمائی۔ جبکہ پہلے ۲۷ افراد (باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے صبر کا معیار غصہ دلانے والے کے غصہ کے معیار سے اونچا ہونا چاہیئے

ہم نے اپنے ہاتھ میں نہ دنیا کا قانون لینا ہے نہ خدا کا قانون لینا ہے

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سارے خطرات ٹال دے گا۔ خدا کا حکم نہ ہو تو بجلی کے کڑکے کچھ نقصان نہیں کیا کرتے

کارکنانِ جلسہ سالانہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

مرتبہ: مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب رکن صیغہ زود نویسی ربوہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اہل ربوہ کی کئی عیدوں کا اجتماع:

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ آخر وہ دن آگئے جن کی ہمیں ایک سال سے انتظار تھی۔ سارے اہل ربوہ کے لئے کئی عیدیں اکٹھی ہو جاتی ہیں جب محض اللہ کی رضا کے لئے دور دور سے خدا تعالیٰ کے مہمان یہاں پہنچتے ہیں اور سب کی نظریں ان دنوں پر لگی ہوتی ہیں۔ جس حد تک ہمیں توفیق تھی ہم نے اس کی تیاری کی ہے لیکن انسانی توفیق کی کوئی حیثیت نہیں جب تک اللہ تعالیٰ اپنے فضل کا حصہ اس توفیق میں شامل نہ فرما دے اس وقت تک ساری تیاریاں بے کار جاتی ہیں اس لئے سب سے پہلے میں آپ کو اسی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ان تمام تیاریوں کے باوجود جو ہم نے اپنی طرف سے بڑی کوشش، محنت اور بیدار مغزی کے ساتھ کی ہیں دعاؤں کو نہ بھولیں۔ جو توفیق ملی ہے وہ بھی دعا ہی کے نتیجہ میں ملی اور جو توفیق کامل ہوگی وہ بھی دعا ہی کے نتیجہ میں کامل ہوگی۔ ہمیشہ دن، رات اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہیں اور عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں۔ چھوٹے بچے بھی، جوان بھی، مرد بھی اور عورتیں بھی غرضیکہ سارا ربوہ دعا کی آماجگاہ بن جائے، ہر دل سے وہ دھواں اٹھے جو آسمان تک پہنچے اور یہ دعائیں بے انتہا فضلوں کی وارث بن جائیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ دعا تو ہمیشہ مجھے ان بخارات کی طرح لگا کرتی ہے جو سطح سمندر سے بلند ہوتے رہتے ہیں۔ امر واقعہ یہی ہے کہ جب تک زمین سے بخارات بلند نہ ہوں آسمان سے بارشیں بھی نہیں برسا کرتیں۔ اس لئے دعا ہی وہ بخارات ہیں جو اللہ کے فضلوں کو کھینچ لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بے انتہا فضلوں کا ہمیں وارث بنائے۔ ہماری ساری کمزوریاں دور فرمائے اور ان سے درگزر فرمائے اور اپنے فضل کے ساتھ ہمارے الٹے کام بھی سیدھے کر دے اور ہم خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس جلسہ کے اختتام پر اس بات سے بہت راضی ہوں کہ خدا کی خاطر آنے والے مہمان ہم سے راضی ہو کر گئے ہیں اور ہماری کسی کوتاہی کے نتیجہ میں انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

مناسب وقت پر بارش کی دعا:

یہ موسم کچھ اکھڑا اکھڑا سا ہے جس کے نتیجہ میں بخار، نزلاتی بخار وغیرہ عام پھیل رہے ہیں۔ گزشتہ ایام میں بادل آتے تو رہے لیکن برسے نہیں۔ یہ خطرہ بھی پیش نظر رہتا ہے کہ کہیں جلسہ کے دنوں میں بارش تکلیف کا موجب نہ بنے اس لئے یہ بھی دعا کرنی چاہیئے کہ اگر بارش ہمارے لئے بہتر ہے اگر بارش کے نتیجہ میں اللہ کا فضل آتا ہے اور بیماریاں کم ہوتی ہیں اور اس بارش سے ہمارے فکر دھلتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ یہ بارش مناسب وقت پر فرما دے اور جلسہ کے مہمانوں کیلئے یہ سہولت کا موجب بنے تکلیف کا موجب نہ بنے۔

غریب کارکنوں کا خیال رکھنے کی تلقین:

میں نے پچھلی دفعہ بھی تاکید کی تھی اب پھر اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ ہمارے کارکنوں کا ایک بہت بڑا حصہ بچوں پر مشتمل ہوتا ہے اور ایسا دیکھا گیا ہے کہ بہت سے بچے یا بے احتیاطی کے باعث یا غربت کی وجہ سے موسم کے مطابق کپڑے بھی نہیں پہنتے اور اس کی وجہ سے بہت سے بچے پھر بیمار پڑ جاتے ہیں تو اس لحاظ سے تمام منتظمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں کارکنوں کا خیال رکھیں۔ ضروری نہیں کہ بچے ہی ضرورت مند ہوں بعض اوقات بڑے بھی ضرورت مند ہوتے ہیں میں نے پچھلی دفعہ بھی یہ اعلان کیا تھا کہ اگر جائزہ کے نتیجہ میں کچھ ایسے بچے یا کارکن نظر آئیں جو کپڑوں کے محتاج ہوں اور ان کے لئے کوئی انتظام مقامی طور پر یا جلسہ کی طرف سے نہ ہو سکتا ہو تو بلا تردد مجھے ان سے متعلق اطلاع بھیجی جائے ابھی ایک دو دن کے اندر بھی کوشش کی جائے تو ان کے لئے کچھ نہ کچھ انتظام کیا جا سکتا ہے۔ اگر آج کے معائنہ کے بعد جب آپ اپنے اپنے انتظام میں جائیں گے اور ہدایات دیں گے تو اس میں اس بات کا بھی جائزہ لے لیں تاکہ کل تک ایسی رپورٹ مرتب ہو جائے اور پھر ایک دو دن میں کوشش کر کے ہم دیکھیں گے کہ کیا کیا جا سکتا ہے۔

مومن کی زندگی میں نماز کا مرتبہ:

ایک اور نصیحت میں نے پچھلی دفعہ بھی کی تھی اور اس دفعہ بھی اس کو دہرانا چاہتا ہوں اور ہو سکتا ہے کہ ہر سال ہی اسے دہراتا رہوں وہ یہ ہے کہ نمازوں کی طرف توجہ کریں۔ جلسہ کے قیام کا مقصد اعلیٰ عبادت کا قیام ہے۔ ہر مذہب کا مقصد اعلیٰ یہی ہے اور اگر انتظام کی مصروفیات کی وجہ سے نمازوں سے غفلت ہونے لگے اور وہ غفلت پھر جرم کی حد تک بے پرواہی بن جائے تو یہ مقصد کے بالکل برعکس بات ہوگی۔ اس لئے نمازوں کی طرف بہت توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ آپ کے بہت سے کارکن تو ایسے ہیں کہ سارا سال ان کی تربیت ہوئی اور وہ خود اپنی نمازوں کے نگران ہیں اور اپنی نمازوں پر وہ دائم ہو چکے ہیں اس لئے ان کے فکر کی تو ضرورت نہیں ہے وہ تو کوئی روکے بھی تو انہوں نے نماز پڑھنی ہی پڑھنی ہے مگر ایسے بچے بھی ہوں گے جو درمیان میں لٹکے ہوتے ہیں نماز پڑھنے کی عادت تو ہے مگر کام کی وجہ سے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ کام زیادہ اہم ہے اور اب نماز کی چھٹی ہے حالانکہ یہ بالکل غلط تصور ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے جنگ کی شدت کے دوران بھی باجماعت نمازیں ہوتی رہی ہیں۔ ایک حصہ نماز کی ایک رکعت میں شامل ہوا اور چلا گیا پھر دوسرا دوسری رکعت میں آیا اور باقی نماز بعد میں مکمل کی۔ انتہائی خطرہ کے وقت بعض نمازیں قضا بھی ہوئی ہیں لیکن وہ ایسا وقت تھا کہ جب کسی کی پیش نہیں جاتی تھی۔ مثلاً آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنگ احزاب میں چار[1] نمازیں اکٹھی کرنی پڑیں اور وہ ساری جنگ کی تکلیفیں ایک طرف اور یہ تکلیف ایک طرف چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساری جنگ

[1] ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی الرجل تفوتہ الصلوٰۃ بایتھن یبدأ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کفار کو برا نہیں کہا لیکن اس موقعہ پر فرمایا کہ برا ہو کفار کا جن کی وجہ سے ہماری چار نمازیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ یعنی قضا کر کے پڑھنا پڑیں۔ تو یہ ہے نماز کا مرتبہ اور مقام ایک مومن کی زندگی میں اس کو یاد رکھنا ہے اور اگلی نسلوں کو یاد رکھوانا ہے اور اس میں ہی ساری برکتیں ہیں۔ اگر ہم ایسے اوقات میں نمازوں کو قائم رکھیں گے جبکہ دیگر مصروفیات کے تقاضے بڑھ چکے ہوں تو وہی وقت اصل میں نمازوں کی حفاظت کا ہے اس کا نام صلوٰۃ وسطیٰ ہے۔ اس لئے اس وقت نماز کی اہمیت عام نمازوں سے بڑھ گئی ہے کم نہیں ہوئی۔ اب یہ الصلوٰۃ الوسطیٰ بن گئی ہے جو کاموں کے بیچ میں ہنگاموں کے دوران آتی ہے اور خطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ اس کی حفاظت نہ کر سکیں۔

پس جہاں تک ممکن ہو آپ اپنے بچوں کو یا بڑوں کو بھی جو آپ کے ساتھ کام کرتے ہیں نماز کی تلقین کرتے رہیں اور یہ وہم ہے کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے نماز کی طرف توجہ نہیں ہو سکتی۔ صرف ایک آدمی کی ذمہ داری ہونی چاہیئے بہت سے وقت ایسے ہیں جن میں زیادہ سے زیادہ شدید کام کے دوران بھی سہولت ملتی ہے۔ مثلاً لنگر خانے کا کام بڑا سخت ہوتا ہے وہاں بھی ایسے اوقات آتے ہیں جن میں وقت مل جاتا ہے تو اگر کوئی سیکرٹری اس بات پر مقرر ہو کہ اتنے نمازیں پڑھوانی ہیں اور یہی اس کا کام ہے۔ اگر کوئی اور کام نہ بھی کر سکے تو اس کے لئے بھی اسے فارغ کر دینا چاہیئے۔ وہ یہ دیکھے اور مختلف بچوں کو تربیت دے کہ تم نے فلاں وقت کس کے پیچھے پڑھنی ہے۔ تم نے فلاں وقت کس کے پیچھے پڑھنی ہے۔ مختلف اوقات میں مختلف شعبوں کو الگ الگ سہولتیں ملتی ہیں۔ بعض دفعہ کھانا پکوائی والوں کو الگ وقت میں سہولت مل رہی ہے۔ روٹی کی تقسیم والوں کو الگ وقت میں سہولت مل رہی ہے تو اس لئے انکی سہولت کے مطابق ایک نہیں تو دو، تین چار نمازیں مقرر کر لیں کہ انکے اپنے اپنے نقطہ نظر انہیں پڑھائیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کے نتیجہ میں بھی غیر معمولی برکت ملے گی۔ بہت سے کام ہیں جو ہماری نظر میں نہیں ہیں وہ عبادت کی برکت سے نظر میں آجائیں گے۔ بہت سے کام ہیں۔ جن پر ہمیں وسعت توفیق نہیں ہے۔ وہ نمازوں کی برکت سے ہمیں توفیق مل جائے گی تو اس لئے اس کو ہمارے اپنے فائدہ کے لحاظ سے بھی دیکھا جائے۔ یعنی عبادت کا اپنا فرض تو الگ رہا اپنے وقتی فائدہ کے لحاظ سے بھی دیکھا جائے تو یہ بہت ضروری ہے۔

اخلاقِ حسنہ کا قیام

ایک اور بات جس کی طرف ہمیشہ توجہ دلائی جاتی ہے وہ ہے اخلاقِ حسنہ۔ بہت دور دور سے مہمان آتے ہیں اور بڑی بڑی امیدیں لے کر آتے ہیں۔ آپ کو تو شاید کچھ اندازہ ہو لیکن آپ میں سے بہت سے ایسے بھی ہوں گے جنہیں اندازہ نہیں کہ ان دنوں سفر میں کتنی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ سارا سال پیسے جوڑتے ہیں پھر بھی اکثر کو یہ توفیق نہیں ہوتی کہ سہولت کا سفر کر سکیں، بڑی مصیبتوں کے ساتھ سفر کرتے ہیں اور جب وہ پہنچتے ہیں تو وہ توقع رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام ہم سے بڑی بشاشت سے پیش آئیں گے۔ ہماری راہ میں جان و دل نچھاور کریں گے جب وہ کسی وقت پہنچ رہے ہوں مثلاً رات کو اور اس وقت آپ تھکے ہوئے بیٹھے ہوں۔ اور یہ بھی نہ سوچیں کہ ان کی تھکاوٹ یا ان کے سفر کی تکلیف آپ سے کتنی زیادہ ہے اور وہیں کرسی پر بیٹھے رہیں اور پرواہ بھی نہ کریں کہ کون آیا اس نے کھانا بھی کھایا تھا یا نہیں۔ آپ کے لئے یہ چیزیں بالکل قابل برداشت نہیں ہونی چاہئیں۔

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب مرحوم جس طرح کیا کرتے تھے وہ بھی کرنا پڑے تو کرنا چاہیئے وہ لنگر کے ناظم تھے۔ اور لنگر میں کھانا تقسیم نہیں کیا جاتا کیونکہ اس سے بدانتظامی ہو جاتی ہے لیکن رات کے وقت وہ سارے انتظام توڑ دیا کرتے تھے۔ اگر رات ایک بجے بھی کوئی آئے اور وہ کہے کہ میں باہر سے آیا ہوں اور بھوکا ہوں تو وہ اسے فوراً کھانا کھلاتے تھے کبھی بھی اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ سرزنش ہوگی یا افسر جلسہ مجھ سے ناراض ہوں گے۔ اول تو افسر جلسہ کو ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر توازن بگڑے تب ناراضگی کا موقعہ ہے۔ یہ بھی میں آپ کو سمجھا دوں یہ بہت اہم بات ہے۔ اصل مقصد کے حصول میں ناراضگی کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن اگر اصل مقصد کا حصول اس رنگ میں کیا جائے کہ توازن بگڑ جائے اور اصل مقصد سے ہی ٹکرا جائے اور زیادہ نقصان کا موجب ہو اور کم فائدہ کا موجب بنے تو یہ ہے ناراضگی کا موقعہ۔

پس ایسے اوقات میں جبکہ بدنظمی اتنی نہیں ہوتی جتنا فائدہ پہنچتا ہے تو ایسے موقعہ پر تو بہرحال انسان کو وقت کے مطابق فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے افسران کو کچھ نہ کچھ مجاز ہونا چاہیئے بجائے اس کے کہ وہ قانون شکنی کر کے فرائض کو پورا کریں۔ قانون میں لوچ ہونی چاہیئے کہ وہ انہیں اختیار دے کہ جہاں تقاضا ہو اپنی عقل کو استعمال کریں۔ غلطی بھی ہوگی لیکن اس کے نتائج کم خراب ہوں گے بہ نسبت اس کے کہ ایسے سخت قوانین ہو جائیں کہ جس سے مہمانوں کو تکلیف پہنچے پس خدمت کے جذبہ سے کام کرنا ہے اور ان کی راہ میں محبت اور پیار کے ساتھ بچھنا ہے اور جو کمی انتظام کی رہ جائے اسے حسنِ خلق سے پورا کرنا ہے۔ اگر محبت اور اخلاق سے بات کی جائے تو مہمان بہت سی کمزوریاں بھول جاتا ہے بلکہ بعض دفعہ وہ خود معذرت کرنے لگ جاتا ہے کہ اوہو! آپ کو تکلیف ہوئی۔ یہ مطلب نہیں تھا۔ تو ایسے کئی واقعات ہم نے دیکھے ہیں اس لئے اخلاق پر بہت ہی زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔

احتیاط کی ضرورت

ایک اور بہت ضروری بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت گزشتہ کچھ عرصہ سے دن بدن شدت اختیار کر رہی ہے باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کامل صبر کا نمونہ دکھایا جا رہا ہے اور بھلائی چاہی جا رہی ہے لیکن اب اس بات کا کوئی گیا کر سکتا ہے کہ بعض اوقات بے اختیار، بلا وجہ بھی لوگوں کو غصہ آجاتا ہے، دیکھنے پر غصہ آنے لگ جاتا ہے، سڑکوں پر چلنے سے غصہ آنے لگ جاتا ہے، نشوونما پر غصہ آنے لگ جاتا ہے۔ تو اب یہ تو ہمارے بس کی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اگر فیصلہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ پھولے گی اور پھیلے گی تو اس پر ہمارا بس کوئی نہیں۔ ہم نے تو بہرحال خدا کی اس تقدیر سے فائدہ اٹھانا ہے لیکن اس کے نتیجہ میں جو غصے پیدا ہو رہے ہیں وہ ہماری نظر کے سامنے ہیں، ہمارے کان ان کو سن رہے ہیں اس لئے احتیاط کی بہت ضرورت ہے۔ احتیاط دو قسم کی ہے۔ ایک یہ کہ جو غصہ دلانے والا ہے اس کے غصہ کا معیار جتنا مرضی بلند ہو آپ کے صبر کا معیار اس سے اونچا رہنا چاہیئے اور وہ ہار جائے تھک جائے اور عاجز آجائے مگر آپ کو غصہ نہ دلا سکے۔ جس طرح ایک دفعہ لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجلس میں تشریف فرما تھے تو ایک شخص آیا اور اس نے گالیاں دینی شروع کیں اور نہایت مغلظات، گندی قسم کی مغلظات بکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموشی سے سنتے رہے۔ بعض دوست جوش میں آتے تو آپ انہیں اشارہ سے روک دیتے تھے۔ جب اس نے بات ختم کی تو آپ نے فرمایا کہ اگر آپ تھک نہ گئے ہوں تو کچھ اور فرمائیے۔ پھر اس نے اور تھوڑی دیر تک جہاں تک اس کا بس چلا گالیاں دیں اور آخر تھک گیا اور اس کے اندر انتہائی ردعمل ہوا۔ سخت زاری اور عاجزی کے ساتھ اس نے معافی مانگی۔ اس وقت ایک ہندو نے جو موجود تھا یہ کہا کہ ہم پرانے مسیح کے قصے تو سنا کرتے تھے مگر آنکھوں سے پہلی دفعہ دیکھا ہے کہ ایسا واقعہ ہو سکتا ہے۔ صبر و تحمل کی انتہاء کا ایک معجزہ ہے جو انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایسا واقعہ رونما ہو سکتا ہے۔

صبر کے معیار کو اونچا رکھیں

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے لئے صبر کے معیار کو اونچا کر دیا ہے۔ ہمیں اس معیار تک پہنچنا ہوگا۔ اس لئے جہاں تک بھی بس چلے صبر سے کام لیں۔ اور گالیاں دینے والوں کی گالیوں سے اعراض کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ان سے اعراض کرو۔ یہ اللہ کا کام ہے انہیں پکڑے یا معاف کرے ہمیں اپنے ہاتھ میں نہ دنیا کا قانون لینا ہے نہ خدا کا قانون لینا ہے۔ دنیا کے قانون جن کے ہاتھوں میں ہیں وہ خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہیں اور خدا اپنے قانون کا خود مالک ہے ہم کیا لگتے ہیں۔ ہم نہ داروغہ ہیں نہ ان باتوں میں دخل اندازی کو ہمارا فرض مقرر کیا گیا ہے۔ اس لئے آپ نے پورے صبر اور تحمل کے ساتھ برداشت کرنا ہے۔

شرارت سے باخبر رہیں

دوسرا پہلو ہے ان کی ایسی شرارت سے باخبر رہنا جس کے نتیجہ میں مہمانوں کو تکلیف پہنچے اور یہ کئی قسم کی شرارتیں ہو سکتی ہیں (پیچھے جب ربوہ والے خدمت کر رہے تھے اور گرمیوں میں پانی پلا رہے تھے تو ایک ظالم آدمی نے پانی کے ڈرم میں زہر ملا دیا اور یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی کہ وہ وقت پر فوراً پکڑا گیا اور کوئی نقصان نہیں ہوا مگر اس کے انتہائی خطرناک نتائج نکل سکتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں بھی ایسی کوششیں پہلے ہو چکی ہیں کہ پانی پر حملہ یا خوراک وغیرہ میں کچھ ملانے کی کوشش یا آگ لگانے کی کوشش، چوریاں، جیب کتروں کا یہاں آجانا یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن پر آپ سب کو نگران رہنا پڑے گا۔ خدمتِ خلق کا شعبہ جو کام کرتا ہے ان کا الگ کام ہے۔ لیکن حفاظت کے نقطۂ نظر سے ہر شخص کا بیدار مغز ہونا ضروری ہے اور اگر یہ نہ ہو تو جو انتظام ہیں وہ خواہ کتنے ہی اعلیٰ معیار کے ہوں تب بھی وہ شرارت کرنے والے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے سامنے ناکام ہو جایا کرتے ہیں۔ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں ہیں، بڑے بڑے اعلیٰ انتظام ہیں لیکن ان کی کچھ بھی پیش نہیں جاتی جس نے شرارت کرنی ہے وہ کر لیتا ہے۔

دشمن کا سینہ ٹھنڈا کرنے کی دعا

پس شرارت کے خلاف مستعد رہنا اور نگران رہنا یہ اصل میں عوام الناس کا کام ہے جب تک ہر ایک نگران نہ ہو جائے۔ اس وقت تک شرارت کو کہیں نہ کہیں سے داخل ہونے کا رستہ مل جاتا ہے اور دوسرا اس معاملہ میں بھی دعا سے کام لینا ہے جہاں آپ اور دعائیں کریں گے۔ وہاں یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ دشمن کے سینے ٹھنڈے کر دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُ بِکَ

مِنْ شُرُوْرِھِمْ

یہ دعا کثرت کے ساتھ کریں کہ اے خدا ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اور تو ان کے سینوں میں ہماری طرف سے داخل ہو جا اور ان سینوں کے ساتھ جو تو نے کرنا ہے کر لیکن ان کی شرارت سے ہمیں محفوظ رکھ۔ دعائیں بھی بہت کثرت سے کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ سارے خطرات ٹال دے گا۔ جتنے مرضی گرجتے ہوئے بادل آیا کریں۔ جب خدا کا حکم نہ ہو تو بجلیوں کے کڑکے کچھ بھی نقصان نہیں کیا کرتے۔ یہ بادل بھی آپ کے دیکھتے ہی دیکھتے اسی طرح نکل جائیں گے اور آپ کو کوئی بھی گزند نہیں پہنچے گی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت شاملِ حال رہنی چاہیئے۔

بلا تبصرہ

کافر یا مرتد ہونے کی صورت میں سزا قتل نہیں ہو سکتی

منور اقبال بلوچ ..... ایم۔ اے

مکرمی! پچھلے ہفتہ اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان نے صدر پاکستان کو چند سفارشات پیش کیں ان میں ایک سفارش میں "مرتد کی سزا قتل" تجویز کی گئی ہے اس تجویز کو پڑھ کر حیرانگی ہوئی کہ اتنی اہم کونسل میں بھی قرآنی تعلیم کو تعصب کی نگاہ سے دیکھنے والے موجود ہیں۔

یہ سفارش عقل اور شعور کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم کے بھی خلاف ہے۔ مغربی پاکستان ہائیکورٹ نے ایک فیصلہ میں جو چٹان کیس کے نام سے مشہور ہے فاضل جج صاحبان نے مرتد کی سزا قتل کے بارے میں تحریر کیا۔

"یہ مذہبی تحمل دار کی المناک مثالیں ہیں اور اگر انسانی امور میں خوبی و نیکی باقی ہے تو انسانی ضمیر کو اس کے خلاف لازماً بغاوت کرنا چاہیئے یہ مثالیں سچی اسلامی اخلاقیات کے منافی ہیں۔"

(۱۱ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

اسلام امن و سلامتی کی راہ ہے جو اپنے دامن میں امن و سکون۔ فراغت و خوشحالی ... اخوت و یگانگت اور قوت و تمکنت کی دولت سمیٹے ہوئے ہے۔ اسلام دین کو اختیار کرنے میں مکمل آزادی کی اجازت دیتا ہے وہ جبر و اکراہ کا قائل نہیں۔ وہ اشتراکیت کی طرح مادی نظام نہیں وہ ایک روحانی نظام حیات ہے لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ جب یہ دین فطرت ملوکیت، مادیت، خانقاہیت اور ملائیت کے پنجہ میں آیا تو اپنی اصلی شکل بدل بیٹھا۔ اسی لئے تو دورِ حاضر کے اسلامی مفکر علامہ اقبال نے جب اس بگڑی ہوئی اسلامی تعلیم کو نظرِ غور سے دیکھا تو پکار اٹھا کہ

چار مرگ اندر پئے ایں دہر میر
سود خور و والی و ملا و پیر

مذہبی پیشوائیت اور ملائیت کو اقبال نے تعلیم اسلامی کے بگڑنے کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ علامہ اقبال نے فرمایا:۔

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملا کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور
دین کافر فکر و تدبیر جہاد
دین ملا فی سبیل اللہ فساد

عجیب و غریب کیفیت دیکھنے کو ملتی ہے کہ معاشرہ میں خوف و ہراس پھیلایا جا رہا ہے کہ جب بھی کسی نے کبھی کسی پہلو پر آواز بلند کی یا حق بات کی اس کے خلاف کفر کا فتویٰ لگایا گیا اور سزائے موت تجویز کی گئی اور یہ فتوے اور سزائیں ہمیشہ مذہبی پیشوائیت کی طرف سے ہی تجویز کی گئی ہیں لیکن تاریخ انسانی گواہ ہے کہ ایک وہ وقت تھا کہ بھرے مجمع میں خلیفۃ المسلمین حضرت عمرؓ کی لمبی قمیص کو پکڑ کر سوال کیا گیا کہ عمر وہ جو کپڑا تقسیم کیا گیا تھا اس سے تو اتنی لمبی قمیص نہیں بن سکتی تھی جتنی تم نے پہنی ہوئی ہے اور خلیفۃ المسلمین کو اس کا جواب دینا پڑا اور آج مذہبی پیشوائیت اور ملائیت کی وجہ سے اسلام کی عجیب حالت ہو رہی ہے۔ ذلت اور مسکنت اس کا مقدر بن گئی ہے دنیا کے چوہدری آج اسلام کو اپنے آگے جھکانے کی کوشش میں ہیں۔ آج ملائیت اور پیشوائیت اور ملوکیت کے سہارے روس اور امریکہ کے ہاتھوں مسلم دنیا رسوا ہو رہی ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ اسلامی تعلیم بگڑ چکی ہے۔ عمل ختم ہو گئے ہیں اور آج ہم سب غربت و افلاس جہالت و ناخواندگی کی طرف تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے اسلامی تعلیم کو بگڑنے سے روکا جائے اور جہاں بھی کسی جگہ اسلامی تعلیم کی شکل و صورت بدلنے کی کوشش کی جا رہی ہو آواز بلند کی جائے یہ ایک عظیم جہاد ہے۔ میں اسلامی نظریاتی کونسل سے سوال کرتا ہوں۔ کہ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ اسلامی تعلیم کے تین اثاثے ہیں۔ قرآن حدیث و سنت اور قانون یہ ہے کہ وہ تمام حدیثیں اور سنت کے وہ پہلو جو قرآن کے خلاف ہوں باطل سمجھے جائیں گے یعنی وہ پہلو قابل عمل اور قبول نہ ہوں گے۔

اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔ کفر و ارتداد کے متعلق قرآن کریم کی مقرر کردہ سزا کو سمجھنے سے پہلے دو اصول یاد رکھنے ضروری ہیں ..... یہاں یہ ضروری ہے کہ قرآن کریم کی جن آیات کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ مولانا مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن شائع شدہ مکتبہ تعمیر انسانیت اندرون موچی دروازہ لاہور سے لیا گیا ہے۔

اول .... دین کا تعلق اللہ تعالیٰ سے براہ راست ہے۔ وہی دلوں کا حال جانتا ہے انسان کا عقیدہ اس کے دل سے وابستہ ہے

> قرآن حکیم نے یہ اختیار کسی انسان کو نہیں دیا کہ وہ دوسروں کو کافر منافق یا مرتد قرار دے قرآن پاک نے کافر ٹھہرانے یا مرتد قرار دینے کے الفاظ ہی استعمال نہیں کئے

اور دل کے خیالات کا علم یا دل پر تصرف کرنا کسی دوسرے انسان کے اختیار میں نہیں نیز دین کے معاملہ میں جزا سزا دینا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ کوئی انسان جزاء و سزا پر قادر نہیں اس لئے قرآن مجید نے دین کا انتخاب کرنے کے معاملہ میں ہر انسان کو اختیار دیا ہے۔

ترجمہ .... صاف کہہ دو کہ یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کر دے (ہم نے انکار کرنے والے) ظالموں کے لئے ایک آگ تیار کر رکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ اسلام کی حقانیت کے واضح دلائل بیان کر دینے کی بناء پر فرماتا ہے۔

ترجمہ ..... دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے (اس کی تفسیر میں مولانا مودودی فرماتے ہیں) اسلام کا یہ اعتقادی اور اخلاقی و عملی نظام کسی پر زبردستی نہیں ٹھونسا جا سکتا۔

دوسرا اصول ..... قرآن مجید نے یہ اختیار کسی انسان کو نہیں دیا کہ وہ دوسروں کو کافر، منافق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا مرتد قرار دے۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ قرآن پاک نے کافر ٹھہرانے یا مرتد قرار دینے کے الفاظ ہی استعمال نہیں فرمائے بلکہ "کفر" اور "ارتداد" کے الفاظ استعمال کئے ہیں جن کے معنی ہیں کہ جو شخص خود کافر ہو جائے یا خود ارتداد کی راہ اختیار کرے۔ یہ نہیں فرمایا کہ جس کو لوگ کافر یا مرتد قرار دے دیں ..... پس قرآن کریم کے اسلوب خاص سے یہ اصول روز روشن کی طرح واضح ہے کہ انسانوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے لوگوں کو کافر یا مرتد ٹھہرانے پھریں جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اسے مسلمان سمجھا جائے گا۔

کفر اور ارتداد کی سزا ..... ارتداد کے معنی اسلام کو چھوڑ کر کسی اور مذہب کو اختیار کرنا ہے۔ قرآن مجید میں مندرجہ ذیل جگہ پر ارتداد اختیار کرنیوالوں کا صریح ذکر فرمایا۔

(۱) ترجمہ ..... اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے (تو پھر جائے) اللہ اور بہت سے لوگ ایسے پیدا کر دے گا جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ ان کا محبوب ہوگا۔

(۲) ترجمہ ..... وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کفر کیا پھر ایمان لائے پھر کفر کیا پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے تو اللہ تعالیٰ ہرگز ان کو معاف نہیں کرے گا اور نہ کبھی ان کو راہ راست دکھائے گا۔

(۳) کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت بخشے جنہوں نے نعمت ایمان پا لینے کے بعد پھر کفر اختیار کیا حالانکہ وہ خود اس بات پر گواہی دے چکے ہیں کہ یہ رسول حق پر ہے اور ان کے پاس روشن نشانیاں بھی آچکی ہیں اللہ ان ظالموں کو تو ہدایت نہیں دیا کرتا ان کے ظلم کا صحیح بدلہ یہی ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی پھٹکار ہے اسی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

قرآن مجید کی دیگر متعدد آیات میں بھی یہی مضمون مذکور ہے دنیا میں کسی جسمانی سزا کا محض ارتداد کی بناء پر قرآن مجید میں کہیں ذکر ہے، ہاں جس طرح عام کافر اور منافق جنگ کر کے مستحق قتل قرار پاتے ہیں اسی طرح اگر مرتدین بھی جنگ کریں اور دشمنوں کی صفوں میں شامل ہو کر مسلمانوں سے لڑیں تو ان کو بھی جنگ کے جرم میں سزا میں قتل کیا جائے۔

اس کے علاوہ جناب مولانا کوثر نیازی نے ارتداد کے بارے میں فرمایا ..... "قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے پھر انہوں نے کفر اختیار کر لیا، پھر ایمان لائے اس کے بعد پھر کافر ہو گئے اور اس میں بہت آگے بڑھ گئے اللہ تعالیٰ ہرگز ان کی مغفرت نہیں کرے گا اور نہ ان کو ہدایت دے گا۔ (النساء ۱۳۷)

مولانا فرماتے ہیں سورۃ نساء مدنی دور کی سورۃ ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو اسلامی حکومت قائم ہو چکی تھی مگر قرآن حکیم کچھ لوگوں کا ذکر کر رہا ہے کہ جو ایمان لانے کے بعد مرتد ہو گئے پھر مسلمان ہوئے پھر مرتد ہو گئے اور حالت کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے اب یہاں جو بات غور طلب ہے وہ یہ ہے کہ اگر مرتد کی سزا ہر حالت میں قتل ہوتی تو مرتد ہونے کے بعد ان لوگوں کو ایمان لانے کی مہلت ہی کہاں ملتی اور مہلت مل بھی گئی تھی تو دوبارہ مرتد ہونے کی صورت میں وہ موت کی سزا سے کیسے بچ پاتے۔ پھر اور دیکھئے کہ وہ کفر میں بڑھتے بھی چلے گئے اس کے باوجود انہیں موت کی سزا نہیں سنائی جاتی صرف یہ کہا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

> دنیا کے چوہدری آج اسلام کو اپنے آگے جھکانے کی کوشش میں ہیں، ملائیت، پیشوائیت اور ملوکیت کے ہاتھوں مسلم دنیا رسوا ہو رہی ہے۔

اس کے آگے حضرت مولانا کوثر نیازی صاحب حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"محض ارتداد موجب قتل نہیں ہے ارتداد صرف اس حالت میں موجب قتل ہے جب مرتد شخص مسلمانوں کی بدخواہی کرنے کو دشمن کی جماعت میں جا ملے۔"

مولانا مرحوم کی اس تصریح سے واضح ہو گیا کہ یہ جو مشہور ہو گیا ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے یہ صرف مخصوص حالات کے لئے ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر کوئی شخص مسلمان نہ رہنا چاہے تو اس پر جبر کی اجازت ہے عقیدہ کا تعلق قلب و دماغ کے انشراح سے ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اسے بزور شمشیر حاصل نہیں کر سکتی (روزنامہ مساوات ۲۴، ۲۵ نومبر ۱۹۷۱ء)

پس معلوم ہوا کہ قرآن کی رو سے نہ تو کسی کو کافر قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کافر ہونے کی صورت میں اسے کوئی سزا دی جا سکتی ہے۔ صرف ایسی صورت میں جس میں مرتد بغاوت کرے اور دشمنوں سے جا ملے اور جنگ کرے ہاں اگر کوئی حدیث موجود ہے تو اس کا مطلب بھی قرآنی تعلیم کی روشنی میں یہی ہے کہ مرتد اگر اسلام کی بدخواہی کرے اور اسلام کی عسکری تنظیم کے خلاف جنگ کرے اور اسلام کو جنگ سے نقصان پہنچائے تو قابل سزا ہوگا۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۴ فروری ۱۹۸۴ء)

کھاریاں میں مجلس مذاکرہ اور تائیدی نشان

۹ ستمبر ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ سے مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت کھاریاں میں منعقدہ مجلس مذاکرہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ نماز جمعہ کے بعد مجلس سوال و جواب شروع ہوئی جس میں تقریباً ۲۵۰ افراد حاضر تھے ان میں ۸۰ افراد غیر از جماعت دوست تھے۔ اس موقع پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے حاضرین کے سوالات کے جوابات نہایت دلکش انداز میں بیان کئے۔ ابھی مجلس قریب الاختتام تھی کہ سامعین میں سے ایک دوست کی چٹھی صدر مجلس کو موصول ہوئی۔ یہ چٹھی اسی وقت سب دوستوں کے سامنے پڑھ کر سنائی گئی جو ہمارے ایک غیر از جماعت بھائی نے تحریر کی تھی۔ انہوں نے لکھا کہ میں نے آج تک مولانا دوست محمد صاحب شاہد کو دیکھا تک نہیں تھا مگر ٹھیک دو دن قبل" میں نے خواب دیکھا جس میں آپ کا چہرہ دکھایا گیا کہ آپ مسجد احمدیہ کھاریاں میں منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے ہیں اور کثیر تعداد دوستوں کی ان کے سامنے بیٹھی ہے اور آپ کے پیچھے ایک نہایت روشن بلب جل رہا ہے جس کی روشنی انتہائی سفید اور شفاف ہے"۔ اور اس خواب کی تعبیر درحقیقت اب مجھ پر عیاں ہو گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ احمدیت کی سچائی اپنے بندوں پر اسی طرح ظاہر فرماتا رہے اور صداقت احمدیت روشن بلب سے بھی بڑھ کر دنیا میں ظاہر ہو اور سعید الفطرت لوگوں کے دلوں کو منور کر دے۔ (آمین)

(ناظر اصلاح و ارشاد)

قابل تقلید

خدا کے فضل سے جماعت کے کمانے والے احباب ہی نہایت اخلاص کے ساتھ اس کی راہ میں قربانیاں نہیں پیش کر رہے بلکہ بچے اور طالب علم بھی اپنی استطاعت سے بڑھ کر مالی جہاد میں حصہ لے رہے ہیں چنانچہ کینیڈا کے طالب علم نوجوان عزیزم شاہد نصر اللہ اور عزیزم اطہر بشیر ملک صاحب نے تحریک جدید کے جہ دیں ۲۰۰ ڈالر اور ۱۹۰ ڈالر کا وعدہ کیا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں بے حد برکت ڈالے۔ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ ان کے جذبۂ خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے اور ان کو اعلیٰ کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

سو فیصد چندہ تحریک جدید سال ۱۸/۳۹ - ۴۹ ادا کرنیوالی

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

ضلع پشاور: - پشاور شہر۔ چارسدہ۔ رسالپور۔

ضلع کوہاٹ: - کوہاٹ۔ پاڑا چنار۔

ضلع ہزارہ: - ایبٹ آباد۔ پھگلہ۔ حویلیاں۔ داتہ۔ مانسہرہ۔

ضلع اٹک: - اٹک سنجوال کینٹ۔ کوٹ فتح خان۔

آزاد کشمیر: - بھاٹہ راہ۔ چیناڑی۔ جلیل آباد کالونی۔ میرپور۔ بھمبر۔ میرا بھڑکا۔ نگیال۔ گلگت۔

ضلع راولپنڈی: - راولپنڈی۔ پنڈ بیگووال۔ ٹیکسلا۔ فاروقیہ۔ کہوٹہ۔ گوجر خاں۔ مری۔ مندرہ۔ محمودہ۔ پنڈوری۔ واہ کینٹ

اسلام آباد: - اسلام آباد شہر۔ کیرج فیکٹری۔

ضلع جہلم: - جہلم۔ پنڈ دادنخاں۔ چک جمال۔ چیٹی دندکالری۔ خانپور دوالمیال۔ دینہ۔ ڈنڈوت۔ کلر کہار۔ کھیوڑہ۔ منگلا ڈیم۔

کوئٹہ: - کوئٹہ شہر

(وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مرزا اختر عالم بیگ صاحب ۳ جنوری ۱۹۸۴ء کو لاہور میں دل کا دورہ پڑنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ بہت نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ خاتون تھیں۔ ان کے لواحقین نے چندہ وصایا بقدر یکصد روپیہ جمع کرواتے ہوئے مرحومہ اور لواحقین کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

جملہ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو مغفرت عطا فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور انکے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

شکریہ احباب و درخواست دعا

۔ ہمارے والد بزرگوار مکرم حکیم فضل محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پبی ضلع پشاور کی وفات پر بہت سے بزرگان جماعت، دوستوں، مربیان کرام اور عزیزوں نے ہمدردی، غمگساری و ملاطفت کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے خطوط لکھے اور خود حاضر ہوئے۔ ہم ان سب احباب و بزرگان کا تہ دل سے شکر گزار اور ممنون ہیں فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے والد صاحب مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم سب بہن بھائیوں کو پہلے کی طرح رحمتوں اور برکتوں میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

(بزرگوارہ محترمہ والدہ صاحبہ، برادران و ہمشیرگان سعید احمد خان سہیل مربی سلسلہ کوہاٹ)

۔ خاکسار کے تایا جان مکرم و محترم نذیر احمد صاحب خادم معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کے والد صاحب کی وفات کی خبر سن کر صوبہ پنجاب و سندھ سے بہت سے احباب نے خطوط تعزیت کے لکھے ہیں اور ہماری ڈھارس بندھائی ہے۔ ہم ابھی اس قابل نہیں کہ فرداً فرداً جواب دے سکیں۔ لہٰذا بذریعہ الفضل ہم سب احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ (نامراحمد چٹھہ گوٹھ مولوی عبدالسلام ضلع نواب شاہ)

۔ میرے شوہر مکرم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب کی وفات پر احباب و خواتین نے میرے گھر تشریف لا کر اور بہت سے احباب نے بذریعہ خطوط میرے ساتھ اور میرے بچوں کے ساتھ ہمدردی و تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ فرداً فرداً سب خطوط کا جواب دینا مشکل ہے لہٰذا "الفضل" کے ذریعہ میں اپنی طرف سے، اپنے بچوں کی طرف سے اور مرحوم و مغفور کیپٹن صاحب کے جملہ عزیز و اقارب کی طرف سے تمام احباب جماعت کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے گیارہ ماہ کی علالت کے دوران مرحوم کے لئے دعائیں اور ان کی وفات کے صدمہ کے وقت ہماری دلجوئی کی۔

دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم جنت الفردوس میں مرحوم کو اپنے قرب سے نوازے اور ان کے پسماندگان کا خود کفیل اور حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ میری صحت کمزور رہتی ہے۔ اور میری آنکھوں کی بینائی کئی سال سے ختم ہو چکی ہے۔ میری شفایابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(اقبال بیگم معرفت مکرم مولوی محمد عمر صاحب مربی سلسلہ ۶۷۔ اے سول ایریا اوکاڑہ کینٹ)

۔ گزشتہ ماہ خاکسار کا بڑا بیٹا منظور احمد خان بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ جس پر بہت سے بزرگوں اور دوستوں نے تعزیت کے خطوط لکھے بہت سارے دوست نزدیک و دور سے کئی دنوں تک یہاں دور دراز گاؤں میں آتے رہے۔ میں ان کا بھی صمیم قلب سے ممنون ہوں اور سب احباب سے درخواست دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے میرے باقی بچوں کو ہر طرح خیر و عافیت سے پروان چڑھائے ان کا حافظ و ناصر ہو اور سب عزیز رشتہ داروں کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔

(مقبول احمد خان امیر حلقہ۔ بستان افغانان تحصیل شکر گڑھ)

نصاب امتحان سہ ماہی اول ۱۹۸۴ء

انصار اللہ کا سال رواں کا پہلا سہ ماہی امتحان ۲۳ امان ۱۳۶۳ ہش / ۲۳ مارچ ۱۹۸۴ء کو منعقد ہوگا۔ اس امتحان کا نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۴ ربع سوم و چہارم۔
۲۔ کتاب "انفاخ قدسیہ" از ص۱ تا ص۵۰۔
۳۔ " " "بنیادی نصاب" " ص۱ تا ص۷۲ (نیا ایڈیشن)

کتاب "انفاخ قدسیہ" مبلغ ۳ روپے میں نظارت اشاعت لٹریچر صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے حسب ضرورت خرید کی جائیں۔ نیز کتاب بنیادی نصاب دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ سے صرف چھ روپے میں حاصل کی جا سکتی ہے۔

زعماء کرام مرکزی تعلیمی پروگرام میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار کو شریک کرنے اور باقاعدہ شرکت ہونے کی بار بار تاکید کرتے ہیں۔ جزاکم اللہ۔

(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سالانہ مرکزی امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی تحریری امتحان یکم مئی ۱۹۸۴ء بروز منگل ہوگا۔ انشاء اللہ ناصرات کی سیکرٹریان ۱۵ مارچ ۱۹۸۴ء تک دفتر لجنہ مرکزیہ میں چٹھی لکھ کر تینوں معیاروں کے لئے الگ الگ مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے مطلع کریں (واضح ہو کہ یکم مئی کو سرکاری تعطیل ہوتی ہے)۔ تینوں معیاروں کا امتحانی نصاب درج ذیل ہے۔

نصاب معیار سوم برائے جماعت پانچویں چھٹی:۔

کتابچہ پیارے اسلام کی پیاری باتیں مکمل۔ الحمد شریف کا ترجمہ۔ نظم۔ الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے (از جوئے شیریں)

نصاب معیار دوم برائے جماعت ساتویں آٹھویں:۔

دیہات کے لئے امتحان میں پہلے سیپارہ کا ربع تک اردو ترجمہ۔
شہر اور قصبات " " " " " " نصف اول تک " "
کتاب راہ ایمان پوری (سوائے بیمار پرسی کی دعا، رات کو سونے کی دعا مکمل۔ دعائے نماز جنازہ، کلمہ توحید، استغفار، مسائل نماز قصر، نماز جمعہ۔ نماز جمع۔ نماز عیدین) یہ امتحان میں نہیں آئیں گے۔ راہ ایمان سے نظم وہ پیشوا ہمارا، ہمارا مذہب، جمال و حسن قرآں یا وہوں۔ کتابچہ صحابہ کی کہانیاں۔ کتابچہ رسول اللہ کی باتیں سے احادیث نمبر ۱۲، ۱۴، ۲۱، ۲۲ معہ ترجمہ، ترجمہ نماز

نصاب معیار اول برائے جماعت نہم و دہم

امتحان میں دیہات کے لئے پہلے سیپارے کے نصف اول کا ترجمہ۔
" " شہر اور قصبات کے لئے پہلے سیپارے کے نصف آخر کا ترجمہ۔
راہ ایمان سے کلمہ توحید، نماز قصر، نماز جمع، نماز جمعہ، نماز عیدین، نماز وتر، دعائے قنوت کا ترجمہ، نظم "نونہالان جماعت" کے ابتدائی ۱۶ اشعار زبانی۔
کتاب جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ مکمل، پہلی مسلمان عورت۔ کتاب رسول اللہ کی باتیں سے حدیث ۲۳، ۲۴، ۳۰ معہ ترجمہ اور تفسیر۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۔ مکرم عابد انور ملک صاحب ابن ملک محمد انور صاحب نے امسال بی۔ اے کا امتحان پاس کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا ہے۔
(مبشر احمد باجوہ۔ گلبرگ)

۔ مکرمہ تسنیم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر احمد صاحب مرزا شدید طور پر جل گئی ہیں اور سنٹر ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔
(صوبیدار عبدالرشید (ریٹائرڈ)، دارالعلوم

۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم نذیر احمد سیالکوٹی صاحب کارکن وکالت مال کو بائیں ٹانگ میں شدید درد ہے۔
(بشیر احمد سیالکوٹی۔ ربوہ کلاتھ اسٹور)

۔ والد صاحب مکرم ملک سلطان احمد خان صاحب بیمار ہیں۔
(ملک داؤد احمد کنری سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلا سہ ماہی لائحہ عمل

پہلا سہ ماہی لائحہ عمل (جو دراصل تعلیمی نصاب ہے) جملہ ممبرات لجنہ نے اچھی طرح پڑھ لیا ہوگا۔ اس کی مدت ۳۱ جنوری کو ختم ہو چکی ہے۔ تمام صدریں مرکز میں اطلاع دیں کہ کس رنگ میں اس سے فائدہ اٹھایا گیا۔ دوسرا سہ ماہی تعلیمی نصاب بھی (جو فروری، مارچ اور اپریل کے لئے ہے) تیار ہے اور عنقریب لجنات کو ارسال کر دیا جائے گا۔ تمام لجنات کی طرف سے یہ اطلاع نہیں ملی کہ کتنی تعداد میں بھجوایا جائے۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

درج ذیل احباب نے مستحق افراد کے نام روزانہ اور خطبہ نمبر جاری کروانے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے نفوس و اموال میں برکت دے۔

۱۔ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب	ربوہ	۲۵۰	روپے
۲۔ احباب حلقہ گرین ٹاؤن	لاہور	۲۰۰	"
۳۔ مکرمہ مبارکہ شمیم صاحبہ گلبرگ	"	۱۸۰	"
۴۔ مکرم منیر الحق خان صاحب	"	۱۲۵	"
۵۔ " شیخ ظفر محمود صاحب	"	۱۲۵	"
۶۔ " اخوند فیاض احمد صاحب	"	۱۲۵	"
۷۔ " احسان الحق قمر صاحب	"	۱۲۵	"
۸۔ مکرمہ صالحہ صاحبہ	سرگودھا	۱۲۵	"
۹۔ مکرم عبدالحفیظ صاحب	لاہور	۱۰۰	"
۱۰۔ مکرمہ مسز میجر منیر احمد خان صاحبہ	لاہور کینٹ	۹۵	"
۱۱۔ " بیگم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم	ربوہ	۶۳	"
۱۲۔ " ثریا غازی صاحبہ	لندن	۵۰	"
۱۳۔ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب	لاہور	۵۰	"
۱۴۔ " حکیم محمد عیسیٰ صاحب	"	۵۰	"
۱۵۔ " ملک منیر الدین صاحب	"	۵۰	"
۱۶۔ " عبدالسمیع صاحب	کراچی	۴۵	"
۱۷۔ " چوہدری محمد فضیل صاحب	فیصل آباد	۴۰	"
۱۸۔ " عبدالغفور کڑک صاحب	لاہور	۳۵	"
۱۹۔ مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ	واہ کینٹ	۳۵	"
۲۰۔ مکرم مولوی احمد علی صادق صاحب	ربوہ	۳۵	"
۲۱۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ہدایت اللہ صاحب	"	۱۵	"
۲۲۔ مکرم ماسٹر ولی محمد دین صاحب	لاہور	۱۵	"
۲۳۔ " سیکرٹری صاحب مال سنجانب فرخندہ بشیر سرگودھا		۱۰	"

(مینیجر الفضل ربوہ)

ناظم صاحب اطفال توجہ فرمائیں

آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ کیا آپ نے اپنی رپورٹ مرکز ارسال فرما دی ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے فرمایا:۔

"اطفال الاحمدیہ کی سب سے بڑی غرض یہ کہ وہ احمدی اخلاق سیکھیں۔ نیکی کے کام بجا لائیں اور پابندی نماز کی عادت ڈالیں۔"

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

میری بیٹی عزیزہ خالدہ سولنگی نے امسال ایم ایس سی زوالوجی پارٹ Z میں ۹۰۴/۹۰۰ نمبر لے کر پنجاب یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے الحمد للہ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی اس کامیابی کو دینی و دنیوی دونوں لحاظ سے ترقیات کا موجب بنائے اور آئندہ بھی اسے تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے آمین۔ الحاج نذیر احمد سولنگی۔ سولنگی منزل ربوہ)

تقریب رخصتانہ

عزیزہ رفعت خان سلمہا کا نکاح مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۸۳ء کو ہمراہ عزیزم طارق جری اللہ کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر میں محترمی و مکرمی دوست محمد شاہد صاحب نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت نکاح کے موقع پر تشریف فرما رہے۔

عزیزم طارق جری اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ ملک مبارک احمد صاحب (مرحوم) کے بیٹے اور حضرت غلام فرید صاحب کے پوتے ہیں۔ عزیزہ رفعت خان سلمہا عطاء الحق خان آف کوٹھ کی بیٹی اور حضرت حاجی ضیاء الحق خان صاحب کی پوتی ہے۔ اسی روز شام ۴½ بجے تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

خاندان حضرت مسیح موعود و احباب اور بزرگان سلسلہ نے حاجی ضیاء الحق خان صاحب (مرحوم) کی کوٹھی ۱۹/۱۱-ڈی واقع دارالصدر جنوبی ربوہ میں تشریف لا کر بچی کو اپنی دعاؤں سے رخصت کیا۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۸۳ء بروز اتوار کو آغا نصیر احمد صاحب (مرحوم) کی کوٹھی ۸۴-بی ماڈل ٹاؤن لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں معززین شہر نے شرکت فرمائی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ یہ شادی ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

(عبدالرحمٰن خان احمدی ایجنٹ الفضل کوٹھ)

ولادت

۔● ۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری چھوٹی بیٹی عزیزی امۃ الباسط اہلیہ چوہدری حمد اسد اللہ باجوہ ابن چوہدری محمد عبداللہ باجوہ۔ باجوہ میڈیکل سٹور ظفروال ضلع سیالکوٹ کو ۱۴/۲/۸۴ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے اور دونوں خاندانوں اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے (آمین)۔

(عبدالغفور سیکرٹری مال دارالنصر غربی ربوہ)

۔● ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ ۲۱-۱۲-۸۳ پہلا لڑکا عطاء فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بیٹے کو نیک۔ خادم دین اور لمبی عمر والا بنائے۔ نومولود خواجہ منظور احمد صاحب ولد خواجہ دوست محمد صاحب آف کوٹ مومن کا پوتا اور میاں احمد حسن صاحب ولد حکیم مرہم عیسیٰ صاحب گرشن نگر لاہور کا نواسہ ہے۔ بچہ کی والدہ کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ مسعود احمد ابن خواجہ منظور احمد صاحب سیلائٹ ٹاؤن سرگودھا)

ربوہ کے احباب متوجہ ہوں

ربوہ کے جو احباب ۱۲۵/- روپے سالانہ قیمت ادا کر کے خریدنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی سالانہ قیمت پیشگی دفتر الفضل میں ادا فرما دیں اور ان کی خدمت میں روزانہ پرچہ اسی طرح بذریعہ ڈاک بھجوایا جائے گا جس طرح کہ دوسرے احباب کو ۱۲۵/- روپے سالانہ کے حساب سے بھجوایا جاتا ہے۔

(مینیجر الفضل)

طلباء نتائج نکلنے پر حضور ایدہ اللہ کو اپنے نتیجہ کی اطلاع ضرور دیں!

مہتمم امور طلباء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرون پاکستان سے ایک مخلص نئے احمدی دوست کی نمایاں مالی قربانی

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیرون پاکستان مخلصین بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ کینیڈا کے امیر و مبلغ انچارج صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ برادرم مکرم عبدالرشید لطیف صاحب گزشتہ سال بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں گزشتہ سال ۴۰۰ ڈالر اور امسال ۴۰۵ ڈالر ادائیگی کی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص بھائی کے مال اور جان میں بے حد برکت ڈالے ان کی قربانی کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

ہمارے ہاں
• سامان سکوائش • شربت
• پوٹاشیم میٹابائی سلفیٹ • سائیٹرک ایسڈ • خالی بوتل • سامان بیکری
• بیکنگ پاؤڈر • سکرین • جام
• آئس شوگر • گرم پاؤڈر • ایسنس • رنگ EAST جیلاٹین
• سامان کسٹرڈ پاؤڈر • سامان شیمپو • کھلا غنیا پاؤڈر • سرف اور
پلاسٹک لفافے ہر سائز بارعایت خریدنے کے لئے تشریف لائیں!
داؤد ٹریڈرز گول صابن والا فیصل آباد

تقاریب شادی کا انتظام آسان ہو گیا
اس لئے: کہ شادی پرٹینٹ شامیانے۔ کراکری اور دیگر سامان
اب بڑے آرام سے اور ناقابلِ یقین رعایت!
کے ساتھ دستیاب ہے:
سوز و کی کرایہ پر دستیاب ہے
پروپرائٹرز:
• سید ظہور احمد شاہ
• سید امتیاز حسین شاہ
شاہ جی ٹینٹ سروس
اقصیٰ چوک، کالج روڈ، ربوہ

خوشخبری
اہل ربوہ کی سہولت کے پیش نظر ربوہ میں
"وسیم موٹرز"
کے نام سے ایک وسیع المقاصد ادارہ قائم کیا گیا ہے جس میں آپ کی مندرجہ ذیل ضروریات پوری ہو سکیں گی
• ہر قسم کی نئی اور پرانی کاروں اور موٹر سائیکلوں کی خرید و فروخت
• شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لئے نئی کاریں کرایہ پر دستیاب ہوں گی۔ اسی طرح کارڈیکوریشن کا بھی انتظام موجود ہے۔
• ماہر انسٹرکٹر کی زیر نگرانی "ڈرائیونگ ٹریننگ" حاصل کریں۔
ادارہ آپ کی خدمت کیلئے ۲۴ گھنٹے چشم براہ ہے
وسیم موٹرز
میسرز ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
رحمت بازار ربوہ۔ فون دفتر 521، رہائش 431

(بقیہ اخبار احمدیہ)

۔ خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے گھٹنوں میں درد کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ چلنے پھرنے میں بڑی دقت محسوس کرتی ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت سے موصوفہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالسلام ٹیلر ماسٹر ناصر آباد ربوہ)

۔ خاکسار کا بڑا لڑکا محمد حامد خان یرقان کے مرض میں مبتلا ہے۔ جملہ احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو مکمل صحت اور لمبی زندگی دے آمین

(محمد انور خان کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

(بقیہ کینیا صفحہ اول)

احمدیت قبول کر چکے ہیں وہاں دو گھنٹے تک سوال و جواب کی مجلس بھی ہوئی۔ ایک احمدی دوست نے مسجد کے لئے اپنا پلاٹ دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک جزاہ اللہ احسن الجزاء

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد اس علاقہ کو اسلام کے نور سے منور کرے۔ آمین

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

آل پاکستان بیڈمنٹن ٹورنامنٹ

فضل عمر سپورٹس کلب کے زیر اہتمام مورخہ ۱۶ تا ۱۸ مارچ ۱۹۸۴ء آل پاکستان انوی ٹیشن ٹورنامنٹ ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک بھر سے بہترین کھلاڑی شرکت کر رہے ہیں۔ بیڈمنٹن کے اچھے کھلاڑی اس سلسلہ میں اپنے اپنے قائد صاحب ضلع سے رابطہ قائم کریں۔ ٹورنامنٹ سے متعلق اچھی تجاویز کا بھی خیر مقدم کیا جائے گا۔

(مرزا طیب احمد سیکرٹری آل پاکستان انوی ٹیشن ٹورنامنٹ کمیٹی ایوان محمود۔ ربوہ)

لیڈی ڈاکٹر
ایم بی بی ایس یا رجسٹرڈ ہومیو پیتھ کی ضرورت ہے
تنخواہ + ریزیڈنس الاؤنس اڑھائی ہزار سے ساڑھے تین ہزار روپیہ ماہوار تک (حسب قابلیت و تجربہ) کیور ہیومیڈیسن کمپنی کے قواعد کے مطابق تیز رفتار ترقی باپردہ ماحول اور عمدہ حالاتِ کار۔ مرکز سلسلہ میں خدمت کا زریں موقعہ
مینیجنگ ڈائریکٹر
کیور ہیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ۔ فون 606/607

"ہمائیجیریا" (بقیہ صفحہ اول)

انہوں نے کہا ایک مذہبی جماعت نے ان صحت جسمانی کے مقابلوں میں شامل ہونیوالوں کی اخلاقی اور روحانی صحت کا خیال رکھتے ہوئے یہ گراں قدر تحفہ جات پیش کرنے کی جو توفیق پائی ہے وہ لائق تعریف ہے۔"

مکرم حمید احمد ظفر مرکزی مبلغ جو سندھ سے تعلق رکھتے ہیں اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں اخبارات کے اسلامی کالم میں جماعت کے افراد کو اسلام کے بارہ میں مسلسل لکھنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ اسلام کی عمدہ نمائندگی کے نتیجہ میں احباب پر نیک اثر ہو رہا ہے۔ ان کے خطبات جمعہ برابر T.V اور ریڈیو پر نشر کئے جاتے ہیں

VARRI کے ۷۴۸ سات سو اڑتالیس قیدیوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔ قیدیوں کے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ قید خانہ کی لائبریری میں قرآن مجید اور جماعت کا لٹریچر قیدیوں کی اپیل پر مہیا کیا گیا۔

جماعت احمدیہ کے مشہور شاعر حسن رہتاسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" پر تضمین کی تھی:۔

حصاروں ریگزاروں کوہساروں آبشاروں تک
پیاروں جانثاروں تاجداروں خاکساروں تک
غرض پورب سے پچھم تک ادھر اتر سے تا دکھن
تری تبلیغ پہنچاؤں گا دنیا کے کناروں تک

اس کی کتنی عمدہ عملی تفسیر ہمارے مبلغین افریقہ میں کر رہے ہیں۔

اللّٰھم بارک فی سعیھم۔

(وکالت تبشیر)

ضرورت معلمین

نظارت اصلاح وارشاد مقامی کو فوری طور پر ایسے افراد کی ضرورت ہے جو خدمت دین کے جذبہ سے معمور ہو کر دیہاتی جماعتوں میں تعلیم القرآن اور تربیت کا کام کر سکیں۔ اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو موزوں سمجھنے والے احباب اپنی درخواستیں امیر/صدر کی سفارش کے ساتھ فوری طور پر بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ)